Digitized by Khilafat Library
Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم پیر — قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۴/۲۹ ۔ ۱۴ جمادی الاول ۱۳۹۵ھ ۔ ۲۶ ہجرت ۱۳۵۴ ہش ۔ ۲۶ مئی ۱۹۷۵ء ۔ نمبر ۱۱۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے، الحمدللہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔ آمین

ربوہ ۲۶ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے آج صبح صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے، الحمدللہ

احباب جماعت دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت بخشے۔ آمین

ربوہ ۲۳ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج بھی علالتِ طبع کے باعث نماز جمعہ پڑھانے کے لئے مسجد اقصیٰ تشریف نہ لاسکے۔ حضور کے ارشاد پر نماز جمعہ محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں قرآنِ مجید کی روشنی میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی اغراض کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ وہ روشن اور واضح نشانات کے ذریعے ذاتِ باری پر زندہ اور پختہ ایمان پیدا کرتے ہیں جس کے نتیجہ میں حقیقی معنوں میں تزکیۂ نفوس ہوتا ہے۔

آپ نے بتایا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے دورِ ظلمت میں جس مہدی معہود کی آمد کی خوشخبری دی تھی اس کی بعثت کا مقصد بھی یہی تھا۔ چنانچہ حضرت مہدی معہود علیہ السلام کے ذریعہ سے واقعی مُردہ دلوں میں زندگی پیدا ہوئی اور ایک ایسی جماعت قائم ہوئی جس نے اپنے قلوب کو پاک کرکے دین کو دنیا پر مقدّم کرنے کا عملی نمونہ پیش کیا۔ ہم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے اعمال کا محاسبہ کرتا رہے اور دیکھتا رہے کہ آیا ہم اپنی عملی زندگیوں میں اس مقصد کو پورا کر رہے ہیں یا نہیں۔

ربوہ میں جلسہ یومِ خلافت

لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کا جلسہ یوم خلافت ۲۷ مئی کو بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ احباب ربوہ مغرب کی نماز مسجد مبارک میں ادا کریں اور جلسہ میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کرکے استفادہ کریں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام بھی ہوگا۔ انشاء اللہ

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قرآن کریم نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اسکی قدر کرو

تم تدبّر سے اسے پڑھو اور اس سے ایسا پیار کرو جو تم نے کسی سے نہ کیا ہو

"تم ہوشیار رہو! اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدائت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔ حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظِل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مخاطب کرکے فرمایا کہ

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن

تمام قسم کی بھلائیاں قرآن ہی میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدّم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن ہے۔ کوئی بھی ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدّق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں نجات دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے۔ پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدائتیں ہیچ ہیں۔" (کشتی نوح صفحہ ۳۶، صفحہ ۲۷)

پبلشر:- مسعود احمد ؛ پرنٹر:- سید عبدالحی ؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲۶ ہجرت ۱۳۵۴ھ ش
۲۶ مئی ۱۹۷۵ء

صبر اور دُعا کا درجۂ کمال

اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں اور دیگر مقبولین پر اپنی حکمتِ بالغہ کے ماتحت مشکلات و مصائب اور تکالیف کا زمانہ ضرور لاتا ہے۔ اس سے ایک غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں تکالیف اُٹھا کر اور دُکھ سہہ کر اپنے ایمانوں کو اور زیادہ پختہ اور مضبوط کریں اور اس طرح اُس کی غیر معمولی تائید و نصرت حاصل کر کے فلاح و نجاح، کامیابیوں اور کامرانیوں اور اس کے عظیم الشان انعاموں کے مورد بنیں۔ مشکلات و مصائب اور تکالیف کے زمانہ میں ان کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ دکھائیں اور ان مشکلات و مصائب اور تکالیف کے ازالہ کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ اور متضرعانہ دعائیں کریں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو یہ حکم دیا ہے کہ:۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ۭ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ
اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ۝ (البقرہ آیت ۴۶)

ترجمہ:۔ اور صبر اور دُعا کے ذریعہ سے اللہ سے مدد مانگو۔ اور فروتنی اختیار کرنے والوں کے سوا دوسروں کے لئے یہ امر مشکل ہے۔

جب مومن صبر کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے اور دُعاؤں کو ان کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تو اللہ تعالیٰ کی مدد آسمان سے نازل ہو کر نہ صرف مشکلات و مصائب کو کالعدم کر کے رکھ دیتی ہے بلکہ ان کیلئے ترقیات کے دروازے کھولنے کا بھی موجب بنتی ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ وَاعْلَمْ اَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ یعنی جان رکھو کہ خدا کی نصرت صبر کا نمونہ دکھانے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

اس سے ظاہر ہے کہ صبر اور صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی نصرت حاصل کرنے کے دو نہایت ہی اہم اور مؤثر ذریعے ہیں۔ لیکن یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ عام لوگوں اور حقیقی مومنوں کے صبر میں بھی، اور اسی طرح ان کی دعاؤں میں بھی زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ عام لوگوں کا صبر مجبوری کا صبر ہوتا ہے۔ جب کوئی ایسی مصیبت وارد ہوتی ہے جسے دُور کرنا اُن کے بس میں نہیں ہوتا تو وہ صبر کا گھونٹ پی کر بیٹھ رہتے ہیں اور اسی طرح پیش آمدہ مصیبت کے ازالہ کے لئے وہ دُعا کے رنگ میں بعض الفاظ مُنہ سے بُڑبُڑا دیتے ہیں اور سمجھتے یہ ہیں کہ اُنہوں نے صبر کرنے اور دُعا مانگنے کا حق ادا کر دیا حالانکہ ایسے صبر اور ایسی دُعا کی خدا تعالےٰ کی نگاہ میں کوئی موقعت نہیں ہوتی۔ برخلاف اس کے حقیقی مومنوں کا شعار یہ ہوتا ہے کہ وہ مشکلات و مصائب کے زمانہ میں صبر اور دعا سے کام ہی نہیں لیتے بلکہ صبر اور دُعا دونوں کو ان کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔

صبر کا درجۂ کمال یہ ہے کہ انسان اللہ تعالےٰ کی طرف سے آنے والی مصیبت پر راضی ہو جائے یعنی مصیبت وارد ہونے پر بُرا نہ مانے اور نہ کوئی حرفِ شکایت زبان پر لائے بلکہ یہ سمجھے کہ مرضیٔ مولیٰ اسی میں ہے کہ میں فی الوقت دُکھ اُٹھاؤں۔ اس طرح وہ رضائے الٰہی کی خاطر ہنسی خوشی دُکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہو جائے، خوش ہو اور خوشی سے اُچھلے کہ خدا تعالےٰ نے اُسے اپنی رضاء سے نوازنے کا موقع عطا کیا ہے۔ صبر کا یہی وہ اعلیٰ ترین نمونہ تھا جو مشکلات و مصائب برداشت کرنے اور کفارِ مکہ کے ہاتھوں انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننے کے دوران آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دکھایا۔ انکی تو یہ حالت تھی کہ جامِ شہادت نوش کرتے تو فُزْتُ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ کا نعرہ لگاتے ہوئے جان، جان آفریں کے سپرد کرتے اسی لئے تو اللہ تعالےٰ نے انہیں سندِ خوشنودی سے سرفراز کرتے ہوئے فرمایا:۔

وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ
وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ آیت ۱۰۰)

ترجمہ:۔ اور جو مہاجرین اور انصار میں سے سبقت لے جانے والے ہیں اور وہ لوگ بھی جو کہ کامل اطاعت دکھاتے ہوئے اُن کے پیچھے چلے اللہ ان سے راضی ہو گیا اور وہ اللہ سے راضی ہو گئے۔ اُس نے اُن کیلئے ایسی جنتیں تیار کی ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔ وہ اُن میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

اور اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مومن کی ایک نشانی یہ بیان فرمائی ہے کہ وہ مصائب کے دوران صبر ہی نہیں کرتا بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ رضاء بالقضاء کا نمونہ پیش کرتا اور مصائب کو ہنسی خوشی برداشت کرتا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"مومن کی نشانی یہ ہے کہ وہ صرف صبر کرنیوالا نہ ہو بلکہ اس سے بڑھ کر یہ ہے کہ مصیبت پر راضی ہو۔ یعنی خدا کی رضاء کے ساتھ اپنی رضاء ملا لے۔ یہی مقامِ اعلیٰ ہے۔ مصیبت کے وقت خدا تعالیٰ کی رضاء کو مقدم رکھنا چاہیئے۔ منعم کو نعمتوں پر مقدم رکھو۔" (ملفوظات جلد دہم صفحہ ۸۷، ۸۸)

پھر مومن مشکلات و مصائب میں صبر کو ہی اس کے کمال تک نہیں پہنچاتے بلکہ دُعا کو بھی اُسکے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ وہ دُعا کے آداب سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں اور جانتے ہیں کہ مُنہ سے چند دعائیہ کلمات بُڑبُڑا دینے کا نام دعا نہیں ہے بلکہ دُعا اپنے اصلی معنوں کی رُو سے جنابِ الٰہی میں پیش کی جانیوالی وہ التجاء ہے جو اضطراب سے بھری ہوئی ہو اور دُعا کرنے والا مضطر کی حالت میں اپنے آپ کو اُسکے حضور میں پیش کرے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:۔

اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ (النمل آیت ۶۳)

ترجمہ:۔ (نیز بتاؤ تو) کون کسی بے کس کی دُعا سُنتا ہے جب وہ اُس (یعنی خدا) سے دُعا کرتا ہے اور اُس کی تکلیف کو دُور کر دیتا ہے (یعنی خدا ہی ہے جو مضطر کی دُعا کو سُنتا اور اُس کی تکلیف کو دُور کرتا ہے)

اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُعا کو اس کے کمال تک پہنچانے کا طریق اور اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"پنجابی میں ایک مثل ہے۔ جو منگے سو مر رہے مرے سو منگن جا۔ لوگ کہتے ہیں کہ دُعا کرو۔ دُعا کرنا مرنا ہوتا ہے۔ اس پنجابی مصرعہ کے یہی معنے ہیں کہ جس پر نہایت درجہ کا اضطراب ہوتا ہے وہ دُعا کرتا ہے۔ دُعا میں ایک موت ہے اور اس کا بڑا اثر یہی ہوتا ہے کہ انسان ایک طرح سے مرجاتا ہے۔ مثلاً ایک انسان ایک قطرہ پانی کا پی کر اگر دعویٰ کرے کہ میری پیاس بجھ گئی ہے یا یہ کہ اسے بڑی پیاس تھی تو وہ جھوٹا ہے۔ ہاں اگر پیالہ بھر کر پیوے تو اس بات کی تصدیق ہوگی۔ پوری سوزش اور گدازش کے ساتھ جب دُعا کی جاتی ہے حتیٰ کہ رُوح گداز ہو کر آستانۂ الٰہی پر گر جاتی ہے تو اسی کا نام دُعا ہے۔ اور الٰہی سنت یہی ہے کہ جب ایسی دُعا ہوتی ہے تو خداوند تعالیٰ یا تو اسے قبول کرتا ہے یا اسے جواب دیتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۴)

دُعائے کامل کی کیفیت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ آپ نے اپنے احباب کو دُعا کرنے اور دُعا کو اُسکے کمال تک پہنچانے کی نہایت پُر زور الفاظ میں تلقین فرمائی ہے چنانچہ فرماتے ہیں:۔

"رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے۔ اضطراب دکھلاؤ تا تسلّی پاؤ۔ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑ لے۔ کیا ہی دُشوار گزار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر اُن کیلئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں۔ وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اپنے محبوب کیلئے جلیں گے۔ پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈال دیتے ہیں۔ پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے۔" (کشتی نوح مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

الغرض حقیقی مومن مشکلات اور مصائب کے وارد ہونے پر صبر کو اس کے کمال تک پہنچا کر رضاء بالقضاء کا نہایت اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں اور اسی طرح دُعا کو بھی اس کے کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا ہے اور ان کے لئے عجائب کام دکھلا کر انہیں ان کے مقصد میں کامیاب کر دکھاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

خلافت کی عظمت و حقانیت کے عظیم نشانات

مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاھد

(۲)

الہام وکشوف کا نشان

۴۔ خلفاء کو جنابِ الٰہی کی طرف سے مکالمہ مخاطبہ، الہام اور کشوف کی نعمتوں سے نوازا جاتا ہے جو خلافت کی حقانیت کی ایک آسمانی برہان ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک بار منصب خلافت کی اس عظیم نعمت کی طرف کیا دلآویز الفاظ میں اشارہ کیا۔ آپ نے وفد بزاخہ کو مخاطب کرکے فرمایا:۔

تَتَّبِعُوْنَ اَذْنَابَ الْاِبِلِ
حَتّٰی یُرِیَ اللّٰہُ خَلِیْفَۃَ
نَبِیِّہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ وَالْمُھَاجِرِیْنَ
اَمْرًا یَعْذِرُوْنَکُمْ بِہٖ

(بخاری مصری جلد ۴ ص ۱۶۸ ؁)

ترجمہ:۔ تم اونٹوں کے پیچھے پیچھے پھرو یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اور مہاجرین کو ایسا امر دکھاسکے کہ وہ تم کو اس کی وجہ سے معذور سمجھیں

حضرت عمر فاروقؓ کی نسبت تو خود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشخبری دی کہ

لَقَدْ کَانَ فِیْمَنْ کَانَ
قَبْلَکُمْ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ
رِجَالٌ یُکَلَّمُوْنَ مِنْ
غَیْرِ اَنْ یَّکُوْنُوْا اَنْبِیَآءَ
فَاِنْ یَّکُنْ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْھُمْ
اَحَدٌ فَعُمَرُ

(بخاری باب مناقب عمرؓ)

تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے مرد گذرے ہیں جو نبی تو نہیں تھے مگر انہیں مکالمہ مخاطبہ کا شرف حاصل تھا اگر میری امت میں کسی کو یہ مقام حاصل ہے تو وہ عمر ہیں۔

حضرت عمر فاروقؓ کے کشوف ورؤیا پر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے ازالۃ الخفاء میں بڑی شرح و بسط سے روشنی ڈالی ہے۔

حضرت عثمان خلیفہ ثالث رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جمع قرآن اور اشاعتِ قرآن کے عظیم یادگار کارنامے بھی الہام ربانی ہی کے ذریعہ انجام دیئے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں:۔

"صحابہ نے قرآن کے جمع میں تنافس کیا ہر ایک نے ایک ایک مصحف مرتب کیا اور ہر ایک نے سورۃ قرآنیہ کو اپنے لغت میں لکھا لغت قریش کے علاوہ مگر حضرت ذی النورینؓ نے الہام ربانی سے ان سب کو مٹا دیا اور ایک قرآن پر سب کو جمع کیا۔"

(ازالۃ الخفاء)

حضرت شاہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں سیدنا حضرت علیؓ ابن ابی طالب اسد اللہ الغالب کی کرامات کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ جو بہت روح پرور ہے۔

حضرت حاجی الحرمین الشریفین حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اولؓ کے رؤیا وکشوف و الہامات کی تفصیل "تاریخ احمدیت" جلد چہارم کی ایک پوری فصل میں درج ہے جو کتاب کے آخری حصہ میں ہے آپ نے اپنی مرض الموت کے دوران میں بتایا:۔

"خدا تعالیٰ نے اس بیماری میں مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ پانچ لاکھ عیسائی افریقہ میں مسلمان ہوں گے پھر فرمایا مغربی افریقہ میں۔ تعلیم یافتہ ہوں گے۔"

(پیغام صلح ۳ر مارچ ۱۹۱۴ء ص ۲ کالم ۲)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ پر بھی اپنے زمانہ خلافت کے آغاز میں یہ انکشاف کیا گیا کہ افریقہ احمدیوں کے ذریعہ سے حلقہ بگوش اسلام ہوگا چنانچہ حضور نے سالانہ جلسہ ۱۹۱۹ء کے موقعہ پر فرمایا:۔

"افریقہ کے ملک میں ۲۰ لاکھ کے قریب لوگوں کو عیسائی بنا لیا گیا ہے اور پادریوں نے کروڑوں روپے خرچ کرکے دیسیوں کے لڑکوں کو ورغلا کر وہاں سے نکالا ہے مگر خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت صاحب کو اور کاموں کے علاوہ اس فتنہ کو دور کرنے کے لئے بھی بھیجا ہے اور خدا تعالیٰ نے آپ کا نام آدم رکھا ہے۔ تاکہ جس طرح پہلے آدمؑ کو شیطان نے جنت سے نکالا تھا۔ آپ اس شیطان کو دنیا سے نکالیں ...... پس خدا تعالیٰ نے فیصلہ کردیا ہے کہ افریقہ جو مسلمانوں سے عیسائیوں کے ذریعہ نکل چکا ہے اب آپ کے ذریعہ مسلمانوں کو دلائے گا"

(تقدیر الٰہی صفحہ ۹۱ طبع اول)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ مغربی افریقہ کے بعد اس خدائی نوشتہ کے جلد پورے ہونے کے واضح آثار غیر معمولی طور پر نمایاں ہوچکے ہیں اور تیسری دنیا جو اسلام کی دنیا ہے دور افق پر سے صاف ابھرتی ہوئی دکھائی دے رہی ہے اور ایک انقلاب عظیم واقع ہو رہا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اس کے لئے سر قربانی پیش کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا۔

"اگر ہمارے چمڑوں کے تسمے بنائے جائیں اور اسلام کا جو جسم تیار ہو رہا ہے اس کے جوتوں میں باندھنے کے کام آجائیں تو یہ ایک ایسی عزت ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔"

(الفضل ۱۱ر ستمبر ۱۹۱۵ء ص ۳)

حضرت مصلح موعودؓ کے الہامات کشوف اور رؤیا بے شمار ہیں اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر میں محفوظ ہیں اس سلسلہ میں ایک مستقل کتاب "المبشرات" کے نام سے بھی شائع شدہ ہے جس میں آپ کے مکالمات و مخاطبات کا صرف ایک حصہ بیان ہوا ہے جس سے اس حقیقت میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ اسلام کا خدا زندہ، اسلام کا رسول محمد مصطفیٰؐ زندہ اور اسلام کی کتاب زندہ ہے۔

ہمارے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کو بھی شرف الہام و کلام سے نوازا ہے۔ آپ کے چند الہامات بطور مثال درج کئے جاتے ہیں۔

۱۔ ع جان و مال و آبرو حاضر ہیں تیری راہ میں

۲۔ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ
شَدِیْدُ الْعِقَابِ

۳۔ قُلْ مَا یَعْبَؤُا بِکُمْ
رَبِّیْ لَوْلَا دُعَآؤُکُمْ

۴۔ یَادَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ
خَلِیْفَۃً فِی الْاَرْضِ۔

مندرجہ بالا الہامات اپنے پیچھے تاریخی پس منظر رکھتے ہیں جس کی روشنی میں ہر الہام بجائے خود خلافت کی حقانیت کا نشان ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے القاء ربانی اور تحریک رحمانی سے ۴ مئی ۱۹۷۳ء کو مسجد اقصیٰ میں ایک خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں مستقبل میں رونما ہونے والے متعدد تغیرات و واقعات کی خبر دینے کے بعد آخر میں بتایا:۔

"ہمارے لئے جو وعدے ہیں اور ہمیں جو بشارتیں ملی ہیں وہ اس شرط کے ساتھ ملی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں جس مقام پر سرفراز فرمایا ہے اس کو بھولنا نہیں اور اس کو چھوڑنا نہیں خدا تعالیٰ کے دامن کو مضبوطی سے پکڑے رکھنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتے رہنا ہے۔ اپنے آپ کو کچھ نہیں سمجھنا۔ بے لوث خدمت میں آگے رہنا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنا ہے۔"

(ماخوذ از الفضل مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۷۳ء ص ۱۰)

اس اعلان کے بعد اسلام کی تائید اور خلافت کی حقانیت میں ایسے ایسے اقتداری اور جلالی نشانات کا ظہور ہوا کہ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے مگر ؎

صاف دل کو کثرت اعجاز کی حاجت نہیں
اک نشاں کافی ہے گر دل میں ہو خوف کردگار

قبولیت دعا کا نشان

۵۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ جب کسی شخص کو خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے"

(منصب خلافت صفحہ ۳۲)

قبولیت دعا کا یہ آفاقی نشان سب خلفاء راشدین کو عطا کیا گیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانہ میں فتنہ مرتدین کا خاتمہ اور جھوٹے مدعیان نبوت کی تباہی آپ کی دعاؤں ہی کا نتیجہ تھا۔ قیصر و کسریٰ جیسی اپنے وقت کی عظیم ترین سلطنتوں کا پاش پاش ہونا بھی خلیفہ راشد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعاؤں کا اعجاز تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ نے مذاہب عالم کے سب نمائندوں کو یہ چیلنج دیا کہ

"اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے تو آئے اور آکر ہم سے مقابلہ کرے مجھے تجربہ کے ذریعہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام ہی زندہ مذہب ہے اور کوئی مذہب اس کے مقابلہ پر نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ ہماری دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے اور ایسے حالات میں قبول کرتا ہے جب کہ ظاہری سامان بالکل مخالف ہوتے ہیں اور یہی اسلام کے زندہ مذہب ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔"

(زندہ مذہب" ص ۴۱)

یہی ہر ایک فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عہد حاضر میں غیر مسلم دنیا کے سامنے پیش کر رکھا ہے مگر کوئی نہیں جو مرد میدان بن سکے

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

قرآنی حقائق و معارف کے انکشاف کا نشان

۶۔ قرآنی حقائق و معارف کا انکشاف بھی خلفائے راشدین کی حقانیت کا ایک نا قابل تردید آسمانی نشان ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مصلح موعودؓ کی سالانہ جلسہ کی تقاریر اور حضور کی فرمودہ تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر اس نشان کی افادیت اور ہمہ گیری کو سمجھنے کے لئے کافی ہے بلکہ اگر کوئی شخص تفسیر کبیر کا تنہا وہی حصہ غور سے مطالعہ کرے جو سورۃ الفجر کی تفسیر پر مشتمل ہے تو اسے معلوم ہوگا کہ سیدنا محمود نور اللہ مرقدہ کو قرآن مجید کی روشنی میں کس طرح جماعت احمدیہ کے موجودہ دور کا نقشہ دکھا دیا تھا۔ آپ وہ پہلے خلیفہ راشد ہیں جنہوں نے قرآن مجید سے اسلامی لیگ آف نیشنز کا خاکہ اپنی کتاب "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" میں دنیائے مغرب کے سامنے رکھا۔ آپ ہی نے قرآن مجید سے قبل از وقت دکھلایا کہ انسان چاند تک پہنچ جائے گا۔ آپ ہی نے آیت مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ الخ (البقرہ ۲۶۲) سے انکشاف کیا کہ "قرآنی اصول کے مطابق ۵۲۵ من فی ایکڑ پیداوار ممکن ہے بلکہ آیت ظاہر کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہے تو اسے بھی بڑھا سکتا ہے۔"

(تفسیر البقرہ ص ۶۰۵)

پھر قرآن حکیم کا یہ نکتہ بھی حضرت مصلح موعود ہی پر کھلا کہ اگرچہ یہودیوں کی حکومت "جِئْنَا بِكُمْ لَفِيْفًا" کے مطابق ایک بار ضرور قائم ہوگی مگر بالآخر ارض مقدسہ پر اسلام کا پرچم لہرائے گا اور "عِبَادِيَ الصّٰلِحُوْنَ" اس پر قابض ہو کے رہیں گے چنانچہ فرمایا:۔

"یہ سارا انتظام جس کو یو این او کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ سے اینٹ بجائیں اور پھر اس جگہ پر لا کر مسلمانوں کو بسائیں"

(سیر روحانی جلد سوم ص ۳۲۰)

رب کریم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو بھی انوار قرآنی اور معارف آسمانی سے حصہ وافر عطا فرمایا ہے۔ جس کا ثبوت حضور کے عارفانہ اور وجد آفریں خطبات اور حقائق و نکات سے لبریز تقاریر ہیں خصوصاً بیت اللہ کے مقاصد، اسلام کا اقتصادی نظام، انوار قرآنی، مقام محمدیت کی روحانی تجلیات اور تفسیر خاتم النبیین کے موضوع پر شاندار خطبات جو کتابی شکل میں وسیع پیمانہ پر شائع ہو چکے ہیں اور عشاق قرآن مجید کے لئے آسمانی مائدہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

نصرت الٰہی کا نشان

نصرت الٰہی کے نشانات خلافت کی تائید میں بارش کی طرح نازل ہوتے ہیں اور ثابت کر دیتے ہیں کہ خدا موجود ہے اور اسی نے اپنے ایک برگزیدہ بندہ کو مقام خلافت پر فائز کیا ہے۔ بطور مثال حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے عہد خلافت کے نشانوں پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

"تمہیں نظر آئے گا کہ ہر مصیبت کے وقت خدا نے میری مدد کی ہر مشکل کے وقت اس نے میرا ساتھ دیا اور ہر خوف کو اس نے میرے لئے امن سے بدل دیا۔ میں کبھی بھی نہیں سمجھتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ایسا عظیم الشان کام لے گا۔ مگر میں اس حقیقت کو چھپا نہیں سکتا کہ خدا نے میرے وہم اور گمان سے بڑھ کر مجھ پر احسانات کئے۔ جب میری خلافت کا آغاز ہوا تو اس وقت میں نہیں سمجھتا تھا کہ میں کوئی دینی خدمت کر سکوں گا۔ ظاہری حالات میرے خلاف تھے کام کی قابلیت مجھ میں نہیں تھی۔ پھر میں نہ عالم تھا نہ فاضل۔ نہ دولت میرے پاس تھی نہ جتھا۔ چنانچہ خدا گواہ ہے جب خلافت میرے سپرد ہوئی تو اس وقت میں یہی سمجھتا تھا کہ خدا کے عرفان کی نہر کا ایک بند جو کہ ٹوٹ گیا ہے اور خطرہ ہے کہ پانی ادھر ادھر بہہ کر ضائع نہ ہو جائے اس لئے مجھے کھڑا کیا گیا ہے تاکہ میں اپنا گردہ دھڑ اس جگہ ڈال دوں جہاں سے پانی بہہ کر نکل رہا ہے اور وہ ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائے۔ چنانچہ میں نے دین کی حفاظت کے لئے اپنا دھڑ وہاں ڈال دیا اور میں نے سمجھا میرا کام ختم ہو گیا مگر میری خلافت پر ابھی تین دن بھی نہیں گذرے تھے کہ خدا تعالیٰ کے نشانات بارش کی طرح برسنے شروع ہو گئے"

(خلافت راشدہ ص ۲۵۷ تا ۲۵۹)

اسی طرح حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتخاب خلافت کے اگلے دن ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو مسجد مبارک میں نماز فجر کے بعد ایک درد انگیز خطاب کے دوران فرمایا:۔

"جس خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے ڈھال بنایا تھا اس ڈھال کو اس نے ہم سے لیا اور اس نے مجھے آگے کر دیا۔ میں بہت کمزور ہوں بلکہ کچھ بھی نہیں۔ شاید مٹی کے ایک ڈھیلے میں مدافعت کی قوت مجھ سے زیادہ ہو مجھ میں تو وہ بھی نہیں لیکن جب سے ہمیں ہوش آئی ہے ہم یہی سنتے آئے ہیں کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اگر یہ سچ ہے اور یقیناً سچ ہے تو پھر نہ مجھے گھبرانے کی ضرورت ہے اور نہ آپ میں سے کسی کو گھبرانے کی ضرورت ہے۔ جس نے یہ کام کرنا ہے وہ یہ کام ضرور کرے گا اور یہ کام ہو کے رہے گا"

پھر حضور نے پورے جلال و تمکنت سے یہ پیشگوئی فرمائی:۔

"آج دنیا آپ کو بھی کمزور سمجھتی ہے اور مجھے بھی بہت کمزور لیکن ایک دن آئے گا کہ لوگ حیران ہوں گے اور وہ دیکھ لیں گے کہ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ میں کتنی بڑی طاقت تھی کہ بظاہر کمزور نظر آنے والا، مال سے محروم، وسائل سے محروم، دنیا کی عزتوں سے محروم، ہر طرف سے دھتکارا جانے والا اور وہ سلسلہ جس کو دنیا نے اپنے پاؤں کے نیچے مسلنا چاہا خدا تعالیٰ کے فضل نے اسے آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے"

(الفضل ۲۳ دسمبر ۱۹۶۵ء)

خدا تعالیٰ کے خلیفہ برحق کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے ان کلمات پر ابھی دس سال کا عرصہ بھی نہیں گذرا کہ قافلہ احمدیت ابتلاؤں اور امتحانوں کے بے پناہ اور ناقابل عبور طوفانوں کو چیرتے ہوئے پہلے سے لاکھوں کروڑوں گناہ زیادہ طاقتور بن کر نئے عزم نئے جوش اور نئے ولولہ کے ساتھ غلبہ اسلام کی شاہراہ پر گامزن ہو چکا ہے اور خدا کی نصرتوں اور رحمتوں کے بے شمار نشانات قدم قدم پر بلحاظ نازل ہو رہے ہیں خصوصاً ۱۹۷۵ء کے برکتوں، رحمتوں اور فلاح کے سال میں جن افضال ربانی کا نزول ہوا ہے۔ ان کو دیکھ کر زبان پر بے ساختہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ اشعار جاری ہو جاتے ہیں:۔

تیری نعمت کی کچھ قلت نہیں ہے — تہی اس سے کوئی ساعت نہیں ہے
شمار فضل اور رحمت نہیں ہے — مجھے اب شکر کی طاقت نہیں ہے
یہ کیا احساں ہیں تیرے میرے ہادی — فسبحان الذی اخزی الاعادی

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

کلام الامام

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"ہماری جماعت کو چاہیئے کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے مصروف ہو جائیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت ٹھہر نہ سکے گی۔" (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۱۲۲)

اگر آپ انصار اللہ کے امتحان میں شریک ہوں گے۔ تو مندرجہ بالا ارشاد امام کی تعمیل کر رہے ہوں گے سہ ماہی دوم کا امتحان ماہ احسان / جون میں ہو گا۔ اس کے نصاب میں ترجمہ پارہ ۱۲ ربع اوّل اور رسالہ "سبز اشتہار" شامل ہیں۔ ترجمہ سیکھنے کے لئے تفسیر صغیر حاصل کیجئے۔ "سبز اشتہار" الشرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے براہ راست طلب فرمائیں۔

قائد تعلیم انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

فارغ احباب کے لئے اعزازی خدمتِ دین کا موقع

بعض احباب کو اللہ تعالیٰ نے فارغ البالی عطا کر رکھی ہے انہیں یہ پتہ نہیں لگتا کہ وہ اپنا فارغ وقت کہاں صرف کریں؟ ایسے احباب کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے فارغ اوقات کی تعیین کر کے مطلع فرمائیں تا انہیں ربوہ میں یا کسی اور موزوں جگہ پر ان کی مرضی اور صحت کے مطابق خدمت دین کا موقع مہیا کیا جائے تعلیم و تربیت اور تدریس کے علاوہ دفتری کام بھی لیا جا سکتا ہے۔ ایسے احباب خاکسار کو مطلع فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن)

ضروری گذارش

ایسے قائدین مجالس جنہوں نے اپنی مجلس کی اپریل کی رپورٹ کارگزاری مرکز میں نہیں بھجوائی جلد از جلد مرکز ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

بندہ اس وقت تک عارضہ قلب بیمار ہے درد گردہ کی بھی تکلیف ہے۔ بسا اوقات بخار بھی ہو جاتا ہے۔ کوئی کام کرنے کے قابل نہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

غلام حسین کیمبلپوریہ شو میکر جھنگ صدر۔

۲۔ میں ملازمت کی تلاش میں ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ایس اے خان مغلپورہ لاہور

دعائے نعم البدل

خاکسار کا بھتیجا پسر مکرم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ایمبی گمیٹ ضلع خیرپور میرس سندھ چند روز بیمار رہ کر خدا کو پیارا ہو گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل سے نوازے اور صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

مقبول احمد آئیمی سندھی۔ ربوہ

اذکروا موتٰکم بالخیر

محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ قریشی بشیر احمد صاحب مرحوم

مکرم سید سعید احمد صاحب وربرٹن ضلع شیخوپورہ

مسماۃ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ قریشی بشیر احمد صاحب مرحوم مورخہ ۱۵ - ۱۶ مئی کی درمیانی شب کو بوقت ۱۱½ بجے بوجہ عارضہ قلب وفات پا کر اپنے آقائے حقیقی کے پاس چلی گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نیک۔ دعا گو۔ مہمان نواز متوکل۔ اور موصیہ تھیں اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں انہوں نے شادی کے بعد جب کہ ابھی احمدی نہیں تھیں۔ خواب دیکھا کہ لوگ کثرت سے بھاگے جا رہے ہیں خود بھی ان لوگوں میں شامل تھیں وہاں پر ایک ملنگ نما آدمی بہت بلند آواز سے اعلان کر رہا ہے کہ مسیح موعود آگیا ہے۔ مسیح موعود آگیا ہے۔ اور پھر اسی شخص نے ایک بلند جگہ کی طرف اشارہ کیا۔ وہاں پر ایک کرسی پہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف فرما ہیں۔ اس طرح آپ نے بیعت کر لی بیعت سے تا وفات خلافت سے وابستہ رہیں۔ اور سلسلہ سے اپنا تعاون بہت مضبوط رکھا اور ہر سال اعرصہ لجنہ اماء اللہ ضلع شیخوپورہ کی سیکرٹری مال رہیں اور پورے ۲۵ سال یہ خدمت بہت شوق سے بجا لائیں۔ اس پر صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے پورے ۲۵ سال ہونے پر سند خوشنودی عطا فرمائی۔

بہت دلیر عورت تھیں۔ مکرم قریشی بشیر احمد صاحب مرحوم جب ملازمت کے سلسلہ میں ۱۹۳۶ء میں لیہ ضلع مظفر گڑھ میں تھے تو ایک رات جب قریشی صاحب مرحوم ڈیوٹی کے سلسلہ میں باہر تھے۔ گھر میں تین ڈاکو گھس آئے اور گھر کا ملازم ان سے مل گیا۔ ایک چھوٹی بچی گود میں مقابلہ میں دو ڈاکو بھاگ گئے اور ایک زخمی ہو گئے۔ خود بھی اس مقابلہ میں زخمی ہوئیں۔ جس پر حکومت کی طرف سے بطور انعام ایک گولڈ میڈل ملا اور اسی دلیری کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک چاندی کا تمغہ بھی ملا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سات بچیاں اور دو بچے عطا فرمائے۔ بڑا لڑکا مشرقی پاکستان میں ملازم تھا اور حادثہ سنہ ۱۹۷۱ء سے لاپتہ ہے۔ اس صدمہ کو بہت محسوس کیا۔ لیکن تا وفات کوئی کلمہ جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہو زبان سے نہیں نکالا اس بچہ کے صدمہ سے ہی مکرم قریشی بشیر احمد صاحب ۱۳ دسمبر ۱۹۷۳ء کو وفات پا گئے۔ عورت کے لئے خاوند کی وفات بھی بڑا صدمہ ہوتا ہے لیکن ہر دو صدمات کو بہت دلیری سے برداشت کیا۔

ساری زندگی سادگی میں گذاری۔ خاوند کی تنخواہ میں گذر بسر کرتی رہیں اور کبھی بھی کوئی ایسی بات جو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو نہ کی اور نہ ہی کسی سے سنی۔ حقوق العباد کا ہمیشہ ہی بہت خیال رکھا کرتی تھیں۔ گھر آنے والا کوئی بھی مہمان ہو اس کی خاطر و مدارت میں بہت خوشی محسوس کرتی تھیں۔

ساری زندگی ہی ہاتھ سے کام کرنے میں گزار دی اور وفات کے دن تک اپنے ہاتھ سے کام کرتی رہیں مرحومہ نے اپنے پیچھے چھ بچیاں اور ایک بچہ وارث چھوڑے ہیں۔ جن میں سے صرف تین بچیوں کی شادی ہو چکی ہے۔ اور تین بچیاں اور بچہ قابل شادی ہیں۔ مرحومہ کا جنازہ شیخوپورہ سے بذریعہ ٹرک ربوہ لایا گیا اور استاذی المکرم مولانا ابوالعطاء صاحب نے بعد نماز عصر مسجد مبارک کے باہر نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین ہوئی اور محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے ہی قبر تیار ہونے پر دعا کروائی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں بلند درجات عطا فرمائے اور ورثاء کو صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

ہم ایک ایسی جماعت ہیں جو اپنے اموال راہِ خدا میں پانی کی طرح بہاتی ہے

انفاق فی سبیل اللہ میں قدم آگے ہی آگے بڑھانا خدا کے فضل سے ہماری روایت بن چکی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۷ رمارچ ۱۹۶۷ء کو خطبہ جمعہ میں فرمایا:۔

"جماعت کی شروع میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو انفاق فی سبیل اللہ کی عادت ڈالنی پڑی تو آنہ آنہ دو دو آنہ لیکر یہ عادت ڈالی۔ پھر بعد میں وہی لوگ تھے جنہوں نے اپنا سب کچھ قربان کر دیا۔ لیکن وہ ان لوگوں میں سے اس جماعت میں داخل ہوئے تھے جن کے لئے خدا کی راہ میں ایک آنہ خرچ کرنا بھی دوبھر تھا۔ پھر جب انہوں نے ایک آنہ پھر دو آنہ پھر چار آنہ پھر آٹھ آنہ پھر روپیہ پھر دس روپیہ دیا۔ تو آخر وہ انفاق فی سبیل اللہ کے جذبہ سے مست رہنے لگے اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ قوم بنادی یستبدل قوماً غیرکم کہ جو انفاق فی سبیل اللہ بشاشت سے کرتے چلے جاتے ہیں۔ جس قوم نے اپنی یہ روایت بنائی ہے کہ انفاق فی سبیل اللہ کی راہ میں ان کا ہر سال پہلے سے آگے ہوگا اور ان کا ہر قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے گا کبھی ایک جگہ کھڑا نہیں رہے گا پیچھے ہٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ وہ قوم ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کہتا ہے ثم لا یکونوا امثالکم پھر وہ تمہاری طرح نہیں ہوں گے جن کا تتولوا میں ذکر ہے بلکہ یہ ایک کنٹراسٹ (CONTRAST) ہوگا۔ ایک نمایاں چیز ان کے اندر ایسی پائی جائے گی جو ان کو تم سے علیحدہ کر دے گی۔

ایک غریب چھوٹی سی جماعت ہے ہماری جیسا کہ ہم میں سے ہر ایک جانتا ہے اور غیر بھی جانتے ہیں پھر یہ توفیق ایک غریب جماعت کو کہاں سے ملی اور کس نے دی کہ وہ اسلام کی راہ میں اپنے اموال کو خرچ کریں اور پھر وہ کونسی ہستی ہے جس نے ان کے اموال میں اتنی برکت ڈالی کہ اگر آج ساری دنیا میں اسلام کی اشاعت کرنے والی کوئی جماعت ہے تو یہی غریب اور چھوٹی سی جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ اتنی برکت ڈالتا ہے اس جماعت کی مالی قربانیوں میں کہ ہماری عقلیں بھی اسے سمجھنے سے قاصر ہیں لیکن وہ ہمارے اموال میں برکت پر برکت ڈالتا چلا جاتا ہے۔ آپ ایک دھیلہ دیتے ہیں اور ایک پہاڑ اس کا نتیجہ نکل آتا ہے ...... ساری دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اس قوم کا ایک نمونہ بنی نوع انسان کو دکھایا کہ دیکھو تم نے بخل سے کام لیا تمہیں کیا ملا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے بشاشت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں اپنے اموال کو قربان کیا۔ دیکھو یہ کہاں سے کہاں پہنچ گئے کیا وہ ایک بدلی ہوئی قوم نہیں ہے۔ کیا یہ وہ قوم نہیں ہے جن کے اعمال کو دیکھ کر، جن کے اعمال کے نتائج کو دیکھ کر انسان اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ قوم ہے، اس کی پیدا کردہ جماعت ہے، یہ وہ جماعت ہے جس کے متعلق قرآن کریم نے کہا ہے یستبدل قوماً غیرکم کہ وہ تم میں سے ہوں گے وہ تم میں ہوں گے لیکن وہ اپنے ایثار میں تم سے علیحدہ ہوں گے وہ اسلام کی ہی ایک جماعت ہوگی۔ لیکن جہاں تک ان کی قربانیوں کا تعلق ہوگا، جہاں تک ان قربانیوں کے پھل اور ثمرہ کا تعلق ہوگا جو آسمانی حکم کے نتیجہ میں ہوگا تم میں اور ان میں کوئی مماثلت نہیں ہوگی۔"

(الفضل ۲۶ رمارچ ۱۹۶۷ء ص۵)

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے ممبران برائے سال ۵۵-۱۳۵۴ہش (۷۶-۱۹۷۵ء) کا تقرر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے سال ۵۵-۱۳۵۴ہش (۷۶-۱۹۷۵ء) کے لئے مندرجہ ذیل ممبران مقرر فرمائے ہیں:۔

۱	خاکسار محمد دین	صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ و انچارج صنعت و تجارت
۲	مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	ناظر اعلیٰ و ناظر زراعت
۳	" چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ	ناظر امور عامہ و خارجہ
۴	" شیخ محبوب عالم صاحب خالد	ناظر بیت المال آمد
۵	" صوفی غلام محمد صاحب	ناظر بیت المال خرچ
۶	" مولانا عبد المالک خان صاحب	ناظر اصلاح و ارشاد
۷	" قاضی محمد نذیر صاحب	ناظر اشاعت لٹریچر و تصنیف
۸	" مولانا ابو العطاء صاحب	ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن
۹	" مولانا احمد خان صاحب نسیم	" " مقامی
۱۰	" صوفی بشارت الرحمن صاحب	ناظر تعلیم
۱۱	" صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب	ناظر خدمتِ درویشان
۱۲	" چوہدری ظہور احمد صاحب	ناظر دیوان
۱۳	" چوہدری حمید اللہ صاحب	ناظر ضیافت
۱۴	" وکیل اعلیٰ تحریک جدید	ممبر
۱۵	" صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ	ممبر
۱۶	" صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ	ممبر
۱۷	" مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ سرگودہا	ممبر
۱۸	" بشیر احمد خان صاحب رفیق انگلینڈ	ممبر

محمد دین
صدر۔ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

درخواستِ دعا

مکرم محمد افضل صاحب بٹ اکونٹنٹ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ کے والد محترم محمد حسین صاحب بٹ کچھ عرصہ سے علیل ہیں اور فضلِ عمر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔

احباب کرام اور بزرگانِ سلسلہ سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(ضیاء الدین حمید فزیو تھراپسٹ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

مکرم چوہدری نصیر الدین صاحب آف چوبرجی لاہور کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم چوہدری نصیر الدین صاحب آف چوبرجی لاہور ۱۱ رمئی ۱۹۷۵ء کو ساڑھے چار بجے شام خالقِ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۶ سال تھی۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کے تعلقات بچپن سے ہی نہایت خدمت گزارانہ اور جاں نثارانہ تھے۔ زمینداری میں منیجر کی حیثیت سے آپ نے خدمات سرانجام دیں۔

تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ بڑے بیٹے حمید ناصر صاحب مع اہل و عیال لندن میں ہیں۔ دو بیٹے لطیف ناصر اور رشید ناصر لاہور میں ملازم ہیں۔ مرحوم کی ایک بیٹی مکرم عبد اللطیف صاحب ستری ابن شیخ عبد الرحیم صاحب ستری مرحوم و مغفور سے بیاہی ہوئی ہے۔

احباب جماعت مرحوم کی مغفرت اور جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(شیخ) عبد القادر۔ رستم پارک نواں کوٹ لاہور

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان تعطیل:۔ ۲۷ رہجرت (۲۷ رمئی ۱۹۷۵ء) بروز منگل یوم خلافت کی مبارک تقریب پر دفتر الفضل بند رہے گا لہذا [illegible] پرچہ شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔ (منیجر)